



سوال

(584) ایلاء کی تعریف کیا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

1 ایلاء کی تعریف کیا ہے؟ ایک خاوند نے اپنی بیوی سے بدیں الفاظ علیحدگی اختیار کر رکھی ہے۔ ”خدا نہ تجھے میری شکل دکھائے، نہ مجھے تیری صورت دکھائے اور ہمیں موت آئے۔ ہمارا مقدمہ بارگاہ رب العزت میں ہی طے پائے گا۔“

ان الفاظ کے بعد وہ زوجین آپس میں نہیں ملتے، ایک سال گزر جاتا ہے۔ باقاعدہ طلاق نہیں دی گئی۔ کیا مذکور بالا الفاظ طلاق کے قائم مقام سمجھے جائیں گے؟

2 مرد نے قسم یا حلف اٹھا کر متذکرہ الفاظ نہیں کئے۔ تو کیا چار ماہ کی مدت ایلاء کا اطلاق اس کیس پر ہوگا؟

3 خاوند اپنی بیوی کو طلاق دے ڈالتا ہے، مگر بیوی کہیں دور ہے، اس کو طلاق کی اطلاع نہیں ملی۔ کیا طلاق ہو جائے گی؟ جب کسی ذریعے سے بیوی سے رابطہ ہو جائے تو اسے مطلع کر دیا جاتا ہے۔

4 خاوند کی کسی ہوئی یا لکھ کر دی گئی طلاق اگر بیوی وصول کرنے سے انکار کر دیتی ہے تو اندر میں صورت طلاق کا نفاذ ہو جائے گا؟

5 بالغ اولاد اگر بوجہ اپنی والدہ کے موقف کی حامی ہو اور حالت تنازع میں یا طلاق کے بعد بھی اولاد اپنے باپ سے ملنا ہرگز پسند نہ کرے۔ اپنی انتہائی غلط کار اور مبینہ نافرمانیوں کو بھی حق پر سمجھ کر والد سے ہمیشہ کے لیے کٹ جانے کا اعلان کر دے تو اس صورت میں باپ کی وراثت یا دیگر شرعی حقوق و فرائض کی ادائیگی کی کیا صورت ہونی چاہیے؟ جبکہ والد بہر حال اپنی اولاد کو اپنے پاس رکھنا چاہتا ہے، مگر فاحشہ اور انتہائی بد اخلاق والدہ نہ خود راہ راست پر آتی ہے نہ اولاد ہی ایسا کرتی ہے۔

6 اولاد اعلانیہ کہتی ہے کہ ہمیں نہ ایسے والد کی ضرورت ہے نہ اس کی جائیداد کی اور مع اپنی والدہ کے ساری اولاد بیرون ملک رہائش پذیر ہو۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

خاوند کا بیوی کے پاس نہ جانے کی قسم اٹھالینا یا پختہ تاکید کی بات کہہ دینا ایلاء کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا: {لَلَّذِیْنَ یُلُونُ مِنْ نِسَائِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَإِنْ فَأَوْ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ وَإِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَإِنَّ اللَّهَ سَمِیعٌ عَلِیمٌ} [البقرة: ۲۶۶-۲۶۷] [جو لوگ اپنی

1 صحیح سنن ترمذی للألبانی الجزء الاول حدیث: ۸۹۴

بیوی سے (تعلق نہ رکھنے کی) قسمیں کھائیں ان کے لیے چار مہینے کی مدت ہے، پھر اگر وہ لوٹ آئیں، تو اللہ تعالیٰ بھی بخشنے والا مہربان ہے۔ اور اگر طلاق کا ہی قصد کر لیں تو اللہ تعالیٰ سنبھالے والا جاننے والا ہے۔“ [

2 متذکرہ الفاظ ایلاء میں داخل ہیں۔ لہذا مذکورہ بالا آیت کی روشنی میں اس معاملہ کو پٹھایا جائے گا۔ دیکھئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاص موقع پر فرمایا: ”میں آئندہ شہد نہیں پیوں گا۔“ اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی۔ جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات کو قسم قرار دیا۔ {قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحْلِيَةَ أَيْمَانِكُمْ ط [التحریم: ۲]} ”تحقیق اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے قسموں کو کھول ڈالنا مقرر کر دیا ہے۔“ [

3 اس صورت میں بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

4 ہاں 1 اس صورت میں بھی طلاق نافذ ہو جاتی ہے۔ طلاق واقع یا نافذ ہونے کے لیے بیوی کو طلاق کا علم ہونا یا بیوی کا طلاق نامہ کو وصول کرنا اسلام میں کوئی شرط نہیں اور نہ ہی لازم۔

5 اگر اولاد اپنے اس جرم یا کسی اور جرم کی بناء پر کافر دائرہ اسلام سے خارج ہو چکی ہے اور والد مسلم ہے تو پھر وہ ایک دوسرے کے وارث نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ((لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ، وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ۔)) [1] ”نہیں وارث ہوگا مسلمان کافر کا اور نہ کافر وارث ہوگا مسلمان کا۔“ [

6 جواب نمبر پانچ میں اس کا جواب بیان ہو گیا ہے۔ واللہ اعلم۔ ۱۳ ۳ ۱۲۲۲ھ

قرآن و حدیث کی روشنی میں احکام و مسائل

جلد 02 ص 492

محدث فتویٰ